احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 24 جنوری 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 24 جنوری 2003ء 20 ذیقعد 1423 ہجری 24 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 21

وبا چلی گئی

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک سیاہ فام پراگندہ بالوں والی عورت مدینہ سے نکل کر جحفہ کی طرف چلی گئی- فرمایا میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ مدینہ کی وبائیں اور بیماریاں جحفہ کی طرف چلی گئی ہیں-

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب اذا رای انه اخرج الشیء حدیث نمبر 6516)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب میرے بھائی کی وفات کا وقت نزدیک آیا- تو میں امرتسر تھا- مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ اب قطعی طور پر ان کی زندگی کا پیالہ پُر ہو چکا- اور بہت جلد فوت ہونے والے ہیں- میں نے وہ خواب حکیم محمد شریف کو جو امرتسر میں ایک حکیم تھے سنائی- اور پھر اپنے بھائی کو خط لکھا کہ آپ امور آخرت کی طرف متوجہ ہوں- کیونکہ مجھے دکھلایا گیا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن تھوڑے ہیں- انہوں نے عام گھر والوں کو اس سے اطلاع دے دی- اور پھر چند ہفتہ میں ہی اس جہان فانی سے گزرے- اس واقعہ کے گواہ بھی کئی مرد اور عورتیں موجود ہیں جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں- بلکہ جس وقت میرا بھائی فوت ہوا تو میرا امرتسر کا خط ان کے صندوق میں سے نکلا- (تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 212)

انہی وکیل صاحب یعنے لالہ بھیم سین صاحب کو جو سیالکوٹ میں وکیل ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب کے ذریعہ سے راجہ تیجا سنگھ کی موت کی خبر پا کر ان کو اطلاع دی کہ وہ راجہ تیجا سنگھ جن کو سیالکوٹ کے دیہات جاگیر کے عوض میں تحصیل بٹالہ میں دیہات مع اس کے علاقہ کی حکومت کے ملے تھے فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس خواب کو سن کر بہت تعجب کیا- اور جب قریب دو بجے بعد دوپہر کے وقت ہوا تو مسٹر پرنسب صاحب کمشنر امرتسر ناگہانی طور پر سیالکوٹ میں آ گئے- اور انہوں نے آتے ہی مسٹر مکنیب صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو ہدایت کی کہ راجا تیجا سنگھ کے باغات وغیرہ کی جو ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں بہت جلد ایک فہرست طیار ہونی چاہئے کیونکہ وہ کل بٹالہ میں فوت ہو گئے- تب لالہ بھیم سین نے اس خبر موت پر اطلاع پا کر نہایت تعجب کیا کہ کیونکر قبل از وقت اس کے مرنے کی خبر ہو گئی- اور یہ نشان آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے- دیکھو صفحہ 256

(تریاق القلوب- روحانی خزائن جلد 15 ص 256)

یتیموں کیلئے موسم بہار

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے یہ شعر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پڑھے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامی عصمة للارامل

ترجمہ:- وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے- یتیموں کیلئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے-

اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ بے اختیار پکار اٹھے بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں- بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں-''

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 7 مطبوعہ بیروت)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ بھی اتباع رسولؐ میں یتیموں کے چہروں پر بہار لانے میں کوشاں ہے- بہار کے ان رنگوں میں کیا آپ کا بھی کوئی حصہ ہے؟ اگر نہیں تو حصہ ڈالئے کیونکہ اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلان داخلہ عائشہ دینیات

برائے طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے سال 2003ء کیلئے اپنی درخواستیں بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ و مدرسۃ الحفظ طالبات سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں-

1- نام- ولدیت- تاریخ پیدائش- ایڈریس مع ٹیلیفون نمبر
2- برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی
3- درخواست پر صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے

اہلیت

1- امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو-
2- امیدوار پرائمری پاس ہو-
3- قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1961ء

(1)

4	جنوری	حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات بمقام خانیوال (ولادت یکم جنوری 1879ء)۔ انہیں 7 جنوری کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیا گیا۔
5 تا 7	جنوری	جماعت غانا کا 36 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 6000۔
	جنوری	سوئٹزرلینڈ سے "احمدیہ گزٹ" کا اجرا۔
3 تا 5	فروری	جماعت سیرالیون کا 12 واں جلسہ سالانہ۔
4	مارچ	گورنر مہاراشٹر بھارت کو احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔
13	مارچ	دہلی میں ملکہ برطانیہ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔
24 تا 26	مارچ	جماعت کی 42 ویں مجلس مشاورت۔ صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کی۔
	مارچ	وا (غانا) میں شاندار احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر۔
19	اپریل	وزیر اعلیٰ کشمیر (بھارت) سے احمدیہ وفد کی پونچھ میں ملاقات۔
21	اپریل	اڑیسہ (بھارت) میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد۔
23	اپریل	حضرت مستری عبدالسبحان صاحب درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
27	اپریل	سیرالیون کی آزادی کی تقریبات میں حکومت سیرالیون کی درخواست پر جماعت کے نمائندہ شیخ بشیر احمد صاحب کی شرکت۔
4	جون	تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد سے پروفیسر سراج الدین احمد صاحب صوبائی سیکرٹری تعلیم کا خطاب۔
12 تا 15	جون	حضور کا سفر نخلہ۔
21 جون تا 2 اکتوبر		حضور کا سفر نخلہ
20	جولائی	جماعت انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ
	جولائی	آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا قیام
2	اگست	صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی عمارت میں توسیع کے سلسلہ میں ایک نئے ونگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
5 تا 7	اگست	جماعت تنزانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ۔
7	اگست	حضرت چوہدری غلام محمد صاحب سیالکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)
13	اگست	ماریشس میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح
15 تا 17	ستمبر	یورپین مشنز کی ساتویں سالانہ کانفرنس کوپن ہیگن میں منعقد ہوئی۔

پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ بیلجیئم منعقدہ 3 مئی 1998ء بمقام بیت السلام برسلز بیلجیئم میں اختتامی خطاب میں فرمایا:-

"آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں' وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے' اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں' اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں' اس لئے آپ براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں آپ کے اندر تبدیلیاں ہوں گی۔

ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے' سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں' مربی صاحب اس کا خلاصہ پیش کر دیا کرتے ہیں' وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے' کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اب ہم احمدی ہوئے ہیں' یہی امریکہ میں بسنے والے' کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے' وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے' مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں' اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ میرا ہی کام ہے' مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے' اسی کا کام ہے' میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا' وہی ہے جس نے میری آواز میں یہ برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطابات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے انتظامات کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں ہر احمدی جوان مرد' بوڑھا' عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھائیں' سارا ہفتہ نہیں کہتا ایک دفعہ اٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں"

(الفضل ربوہ 13 نومبر 1998)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وفات پر ماتم' تعدّد ازدواج' بیوہ کے نکاح' قوم پرستی اور شادی بیاہ پر اسراف و بد رسومات کے بارہ میں

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خواتین کو پُر حکمت اور زریں نصائح

ہم نے محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کیا تا ہماری گردن پر بوجھ باقی نہ رہے

حضرت مسیح موعود نے ان نصائح کے بارہ میں فرمایا:

''جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔''

شرک اور رسم پرستی چھوڑ دیں

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں؟ اس لئے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو جو ہمارے رشتہ دار و اقارب و واسطہ دار ہیں ان کی بے راہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے' گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے۔ ہر چند سمجھایا گیا' کچھ سنتے نہیں' ہر چند ڈرایا گیا' کچھ ڈرتے نہیں۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسری (مومن) بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ لیکن ہمارے گھروں میں جو بد رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

موت پر جزع فزع کرنا

ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل (لوگوں) نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں (مومنوں) کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف (۔) کہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔

ایک برس تک ماتم کرنا

برابر ایک سال تک سوگ رکھنا۔ اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا۔ اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے۔ یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ماتم کے دنوں میں فضول خرچی

سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں' شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر اور فریب سے موہنہ کو ڈھانک کر اور بہنوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں۔ ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں۔ اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کوتوت دکھلائی۔ اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

بیوہ جلد شادی کر لے

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو۔ دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے۔ اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے۔ اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

خاوند کی فرمانبرداری

یہ بھی عورتوں میں خراب عادت ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم بجا نہ لائے اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر پھر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ بغیر خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع اور بداطوار عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

خاوند کو نکاح ثانی سے نہ روکے

عورتوں میں یہ بھی ایک بدعادت ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے کوئی دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ایسے ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے

تو اس کو کیوں برا کہا جائے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان کی بہنیں اور بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر کسی نیک دل (مومن) کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

پہلی بیوی کی موجودگی میں نکاح نہ کرنے کی شرط

بعض جاہل لوگ اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں۔ پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے (مومن) ہیں اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

دوسری قوم میں رشتہ نہ کرنا

ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ (دین) میں قومیت کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

شادی کے موقع پر اسراف اور بدرسومات

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

باقی صفحہ 6 پر

قادیان میں سہ روزہ فری آئی کیمپ کا انعقاد

50 دیہاتوں کے 605 مریضوں کا معائنہ 35 مریضوں کے آپریشن ہوئے

رپورٹ: حافظ مخدوم شریف۔ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام سہ روزہ آنکھوں کا فری میڈیکل کیمپ مورخہ 14' 15' 16 مارچ 2002ء کو ایوان خدمت وایوان طاہر وایوان انصار میں لگایا گیا۔ 14 مارچ کو صبح سے ہی کثرت سے مریض آنے لگے۔ صبح 11 بجے سے 10 ماہر ڈاکٹرز صاحبان کی ٹیم نے ان مریضوں کا چیک اپ ایوان طاہر میں شروع کیا اور ساتھ ساتھ مفت ضروری ادویات مریضوں کو دی گئیں۔ اس موقعہ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بنفس نفیس تشریف لاکر آئی کیمپ کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور مفید مشورے دیئے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق مضافات قادیان کے 50 دیہات کے 605 مریضوں کا چیک اپ ہوا اور بہت سے مریضوں کو عینک کے نمبر دیئے گئے۔ 35 مریضوں کے سفید موتیا کے آپریشن کئے گئے۔

اس کیمپ کی افتتاحی تقریب ساڑھے چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ بھارت کی درخواست پر جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ M.L.A حلقہ قادیان اور متعدد عہدیداران ضلع' ڈاکٹرز صاحبان اور شہر کی معزز شخصیات' جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ قادیان نے شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عزیز احمد منیر صاحب نے تلاوت کی اور عزیز محمد اسد اللہ نے اس کا پنجابی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مہمانان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ دنیا بھر میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے آئی کیمپ ڈینٹل کیمپ' بلڈ ڈونیشن کیمپ' ریلیف کیمپ جیسے مختلف رفاہی پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ گجرات کے زلزلہ اور اڑیسہ میں طوفان کے موقعہ پر ہمارے نوجوانوں نے بھرپور خدمت کی اور جماعت کی طرف سے ریلیف کا سامان ضرورت مندوں تک پہنچایا۔ آپ نے کہا ہمیں جو یہ خدمات کی توفیق مل رہی ہے وہ خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ کیونکہ ہمارے خلیفہ دن رات ہماری اصلاح کی ہر ممکن کوشش اور راہنمائی فرماتے رہتے ہیں اور ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد سماج کا قیمتی اور مفید وجود بن جائے۔

اس کے بعد جناب اندر اسین بھٹی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے خیالات اور ان کی سوچ بہت اچھی ہے۔ جماعت ہمیشہ قوم وسماج کی سیوا کرتی ہے۔ اور بھائی چارہ پیدا کرتی ہے اس آئی کیمپ میں آپ نے بغیر کسی فرق کے تمام دھرم کے لوگوں کو دعوت دے کر غرباء کی خدمت کی توفیق پائی ہے اور قوم کی تعلیم کو بڑھانے کیلئے کمپیوٹر سینٹر بھی کھولا ہے۔ میں جماعت کے نوجوانوں کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اسی طرح جماعت کے نوجوان سماج سیوا کرتے رہیں گے مجھے چار یا پانچ بار جماعت کے مختلف پروگراموں میں شرکت کا موقعہ ملا اس کو میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں امید ہے کہ آئندہ بھی آپ لوگ مجھے اپنے نیک کاموں کے لئے بلاتے رہیں گے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خصوصاً صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اس کیمپ کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کیا۔

بعدہ ڈاکٹر ایس پی گرگ صاحب چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج جو میں محسوس کر رہا ہوں وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہاں آ کر جو آپ کا کردار دیکھا وہ بہت بلند اور اعلیٰ پایا۔ آپ نے اپنے معیار کو قائم رکھا ہے۔ آجکل ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس کیمپ کے ذریعہ بلالحاظ مذہب وملت سب کی خدمت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سماج سیوک اور امن پسند جماعت ہے یہ جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے بہت اچھا قدم ہے اللہ تعالیٰ آپ کی تمام تمناؤں کو پورا کرے۔

بعد ازاں جناب سردار ترپت راجندر سنگھ جی باجوہ M.L.A حلقہ قادیان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جماعت نے مجھے اس نیک کام کے لئے دعوت دی۔ جماعت احمدیہ اپنی نمایاں خدمات کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ 1992ء میں جب قادیان میں سیلاب آیا تو نکاسی والا نالہ بلاک ہو گیا اور شہر میں پانی بھر گیا۔ بلدیہ کمیٹی کے ملازمین اس بلاک کو ہٹانے میں ناکام رہے تو میری درخواست پر جماعت کے نوجوانوں نے بڑی محنت سے اس بلاک کو ہٹایا۔ جس کی وجہ سے شہر ایک بڑی آفت سے بچ گیا۔ جماعت نے اپنے نوجوانوں کو اصولوں کا پابند کیا ہے۔ اور ان کی عمدہ رنگ میں تربیت کر رہی ہے۔ جماعت کا کوئی بھی نوجوان نشہ کا عادی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہم روزانہ ان نوجوانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ڈسپلن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ان کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے۔ وطن اور سماج کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے نوجوان اپنی مثال آپ ہیں۔ جہاں ایک طرف ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں وہیں دوسری طرف قادیان کی مقدس بستی کے احمدی نوجوان بلالحاظ مذہب وملت دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کیمپ کے انتظامات بہت ہی شاندار ہیں۔ مریضوں کو ہر طرح کی سہولت دی گئی ہے۔ اتنے شاندار انتظامات کے لئے میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

صدر جلسہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اصلاح وارشاد نے صدارتی خطاب کیا۔

دعا سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین نے سر انجام دیئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔

15 مارچ کو صبح 12:30 بجے ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن والے تمام مریضوں کا دوبارہ چیک اپ کیا اور ایوان طاہر میں 35 مریضوں کا آپریشن کیا۔

مورخہ 19 اور 26 مارچ کو ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن کئے ہوئے مریضوں کا دوبارہ معائنہ کیا۔

اس آئی کیمپ کے کاموں کو بہترین رنگ میں انجام دینے کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے منتخب افراد پر مشتمل کمیٹی دو ماہ قبل ہی بنا دی تھی۔ کمیٹی نے اعلیٰ حکام اور ڈاکٹرز صاحبان سے رابطہ' شہر ومضافات قادیان میں تشہیر ودعوت نامہ دینے کے علاوہ مریضوں کے لئے ادویات وآپریشن اور ان کے قیام وطعام کے ضروری انتظامات کئے۔ مختلف شعبہ جات کے تحت قادیان کے خدام نے دن رات نہایت محنت جوش اور اخلاص کے ساتھ خدمت سرانجام دی۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**۔ تمام مریضوں نے احمدی نوجوانوں کی بے لوث خدمت کو برملا سراہتے ہوئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کیمپ کے انعقاد کی خبریں 8 اخبارات نے شائع کیں۔ ڈاکٹرز صاحبان ہمارے اس کیمپ سے بہت متاثر ہوئے اور بتایا کہ ہم سال میں سینکڑوں کیمپ لگاتے ہیں لیکن آپ کے کیمپ کا انتظام' صفائی اور خدمت کا معیار سب سے بلند ہے۔ ایسا ہم نے کسی کیمپ میں نہیں دیکھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13۔ دسمبر 2002ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے محاسن کا تذکرہ

سید ساجد احمد صاحب امریکہ

بڑے لوگوں کے بارے میں پڑھنے، سننے اور دور سے دیکھنے سے ان کے بہت سے کارناموں اور اوصاف سے آگاہی تو ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کی شخصیت کا وہ ادراک نہیں ہوتا جو ان کے ساتھ واسطہ پڑنے سے ہوتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی ایک ویسی ہی شخصیت تھے۔ گو وہ دنیاوی لحاظ سے بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے۔ اور دینی لحاظ سے بھی ان کا مذہبی دنیا کے ایک مقتدر خاندان سے تعلق تھا۔ باوجود ان سب فضیلتوں کے وہ ہر کس و ناکس سے ہمدردی اور پیار سے ملتے اور پوری توجہ سے بات سنتے گویا کہ اس وقت اس گفتگو سے زیادہ اہم کوئی اور معاملہ ہی نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے امریکی دوروں کے دوران دارالحکومت میں انہی کی رہائش گاہ پر فروکش ہوتے رہے۔ انہیں ملنے کے لئے کیا امیر، کیا غریب، کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ، ایک جم غفیر جمع ہو جاتا۔ لیکن ان کے گھر کے دروازے کشادہ رہتے اور ہر کسی کی آؤ بھگت اور خوش آمدید ہوتی۔ اس لحاظ سے ان کا نمونہ دنیا کے دوسرے بڑے لوگوں سے مختلف تھا۔ جن کے گھروں میں بڑوں کے تو بہت چکر لگتے ہیں۔ مگر ان کے دروازے بس بڑوں کے لئے کھلتے ہیں۔ میرا صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب سے غائبانہ تعارف اسی وقت سے ہو گیا تھا جب میں نے بچپن میں اخبار پڑھنا شروع کیا تھا۔ صاحبزادہ مرحوم پاکستان کی انتظامیہ میں بڑے بڑے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ اور اپنے کام کو ایسی ذمہ داری اور عمدگی سے ادا کیا کہ باوجود مخالفین کی مسلسل کوششوں کے نہ صرف وہ آگے ہی آگے بڑھتے رہے بلکہ بدلتی ہوئی حکومتوں اور ایک دوسرے کے شدید معاند حکمرانوں کے باوجود ان کی حیثیت کا نہ بدلنا ان کی ملک کے لئے ضرورت اور ان کی خداداد قابلیت کی بڑی واضح دلیل ہے۔

پاکستان میں ایک دفعہ جب انہوں نے پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ ریڈیو پر سارے ملک کے سامنے پیش کیا تو میں نے بھی چھوٹی عمر کے باوجود اپنے والد کے ہمراہ بڑے شوق سے سنا۔ ان کی آواز میں ان کے والد محترم کی آواز کا رعب جلال اور دبدبہ تھا۔ اور وہی کھنک تھی جو اس آواز کے پیچھے پوشیدہ عزم اور اعتماد کی لہر سامعین کے دلوں پر ثبت کر دیتی تھی۔ ان کی ریڈیو پر ان تقریروں سے ان کے والد محترم کی مرکزی سالانہ جلسوں پر پُرشکوہ تقریروں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ان کی زبان اور آواز کا یہ طرز ان کی زندگی کے آخری دنوں تک قائم رہا۔ اور ان کے سلسلہ احمدیہ کی حقیقت پر یقین اور ایمان کا آئینہ رہا۔

ابھی مجھے امریکہ نقل مکانی کئے چند مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ فروری 1978ء میں میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم نے مجھے ایک خوبصورت اور قیمتی قلم عطا فرمایا ہے۔ اس وقت ان کی عمر 65 تھی اور نہ ہی میرا ان سے کوئی رابطہ تھا۔ میں فزکس پڑھا ہوا تھا اور وہ اقتصادیات اور انتظامیہ کے ماہر تھے۔ میں نوجوان تھا وہ بڑی عمر کے تھے۔ نہ ہی میرے پاس کوئی ایسی دینی یا دنیوی ذمہ داری تھی جس کا ان سے کچھ تعلق ہوتا۔ کوئی ایسی صورت سامنے نہ تھی جو اس خواب کے پورا ہونے کا سبب بن سکتی۔ میں نے اس خواب کو اپنی ڈائری میں لکھا اور تھوڑے عرصہ بعد یہ خواب گو ڈائری میں محفوظ ہو گیا لیکن میرے ذہن سے محو ہو گیا۔

ان کی وفات سے کچھ عرصہ ہی پہلے میں نے اپنی پرانی ڈائریاں جمع کیں تو ان کے اوراق پر اتفاقاً نظر ڈالتے ہوئے یہ خواب نظر پڑا تو شیشۂ دل خداوند باری کی حمد وثنا سے لبریز ہو گیا ان کے لئے دل سے بہت دعائیں نکلیں اور شکر الٰہی کے طور پر اس ضمن میں ان کی خدمت میں بھی ایک عریضہ خواب کے ساتھ دعا کے لئے ارسال کیا یہ خواب بفضل خدا ان کی زندگی میں ہی کئی رنگ میں کئی بار پوری ہوئی فالحمدللہ۔

ان سے میرا پہلا رابطہ اس وقت ہوا جب مجھے واشنگٹن میں بطور نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ان کے منہ بولے بیٹے مکرم ظاہر مصطفیٰ قائد تھے۔ انہوں نے اپنے گھر اجلاس کا انتظام کیا۔ اجلاس بخوبی منعقد ہوا۔

پھر آپ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے اور مجھے 1989ء تک ان کے ساتھ بطور صدر خدام الاحمدیہ امریکہ خدمت دین کا موقع میسر آیا۔ صاحبزادہ مرحوم کی امارت کے دور میں جماعت احمدیہ امریکہ نے اموال میں جو برکت دیکھی اس میں بفضل خدا مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی حصہ پایا اور خدام امریکہ کا بجٹ بھی خاص برکتیں دیکھنے لگا۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں مجھے ان کی پوری مدد اور ہمدردی حاصل رہی۔

صاحبزادہ مرحوم کے دور امارت میں ہی مجھے کئی سال تک امریکی انصار کے رسالے النحل کی ادارت میں تعاون کرنے کی ذمہ داری ملی۔ یہ رسالہ بفضل خدا قارئین میں خوب مقبول ہوا۔ انہی کے دور امارت میں مجھے مجلس انصار اللہ امریکہ کے شعبہ اشاعت کا قلمدان بھی دیا گیا۔ انہی کے ارشاد اور رہنمائی کے مطابق امریکہ میں مجلس انصار اللہ کی کارکردگی کی رپورٹیں قلم بند کرنے کا بھی موقع مجھے بفضل خدا میسر آیا۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ امریکہ کی ذیلی تنظیموں کے کام کی بیرون ممالک اشاعت ہو بلکہ امریکی تنظیموں کا دوسرے ممالک کی تنظیموں سے تعاون اور دوستی کا رابطہ قائم ہو۔

1998ء میں انہوں نے کمال مہربانی سے رسالہ ''مسلم سن رائز'' کی ادارت کا اعزاز مجھے عطا کیا۔ جسے 1921ء میں امریکہ میں سب سے پہلے مربی حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اعلائے کلمہ حق کے لئے شائع کرنا شروع کیا تھا۔ مجھے انہوں نے اس بات کی ہدایت دی کہ اس میں سلسلہ عالیہ پر اعتراضات کے جوابات باقاعدگی سے شائع ہوں۔

انہیں اس امر کا پوری طرح احساس تھا کہ آج کے بچوں نے کل قومی خدمت کا بوجھ اٹھانا ہے اور اس ذمہ داری کے ادا کرنے کو تیار کرنے کے لئے ان کی مناسب تعلیم و تربیت ضروری ہے۔ چنانچہ وہ اکثر اپنی تقریروں میں اس بات کا ذکر فرماتے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت اپنے دل نشیں انداز میں سمجھاتے۔ اسی لئے جب میں نے ان کی خدمت میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک رسالے کے جاری کرنے کی تجویز پیش کی تو انہوں نے نہ صرف میری تجویز سے پورا اتفاق کیا بلکہ اس کی افادیت اور مقبولیت بڑھانے کے لئے کئی قابل عمل اور مفید مشورے دیئے۔ خدام اور لجنہ کے صدران کو مشورہ میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تا کہ اس مجلے کو ان دونوں تنظیموں کی پوری اعانت اور سرپرستی حاصل ہو جن کے ذمہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہم کام ہے۔ لجنہ اور خدام کے صدران کی صوابدید کے بعد آپ نے رسالہ کے بارے میں پیش کی گئی تجاویز کا جائزہ لیا اور اس رسالے کی سرپرستی اور عمدہ انتظام کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس میں دو مربیان کے ساتھ ساتھ خدام اور لجنہ کے صدران کے علاوہ دونوں تنظیموں میں سے ایک ایک قابل رکن مقرر فرمائے اور مجھے اس کمیٹی کے سیکرٹری کی ذمہ داری عطا فرمائی۔

جب اس رسالے کا نام رکھنے کا معاملہ زیر بحث آیا تو بہت سارے نام پیش ہو گئے۔ یہ سب نام آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ اور اس رسالے کو آپ کا چنا ہوا نام "البلال" دیا گیا۔ اور اسی نام سے یہ رسالہ آپ کی زندگی میں ہی شائع ہونا شروع ہو گیا۔ الحمدللہ۔

صاحبزادہ ایم ایم احمد مرحوم امریکہ میں پہلے امیر تھے جو مربی نہ تھے۔ میں نے جب بھی کوئی معاملہ ان کے سامنے پیش کیا وہ ہمیشہ پہلے اس کے بارے میں دفتری رپورٹ منگواتے اور سب حقائق کو سامنے رکھ کے فیصلہ کرتے اور جماعت کی فلاح و بہبود اور اس کے مستقبل میں کامیابی کو مطمح نظر بناتے ہوئے فیصلہ فرماتے۔

میں جب بھی ان سے ملتا وہ پوری توجہ سے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ مصافحے کے لئے بڑھاتے۔ پوچھنے کے لئے سوال ان کے پاس پہلے سے ہی تیار ہوتے اور جو مشورے اور ہدایات انہوں نے مجھے دینا ہوتیں وہ بھی مستحضر ہوتیں۔ اور مجھے ایسا احساس ہوتا کہ گویا وہ عرصے سے مجھے ملنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بطور امیر جتنے لوگوں سے ان کی ملاقات تھی اور جتنے مسائل اور کام اس سلسلے میں ان کے سامنے تھے۔ ان کی روشنی میں ایک فرد کے دل میں اس کی طرف اپنی توجہ کا یہ احساس پیدا کر دینا بہت اعلیٰ اخلاق اور خداداد قابلیت کا آئینہ دار ہے۔

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہبودی اور ترقی کی ہر تجویز کو پوری غور و فکر سے جانچتے چاہے وہ تجویز کسی کی طرف سے کیوں نہ ہو۔ آپ کی عمر 76 سال تھی جب آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کی امارت کی بھاری ذمہ داری سپرد کی گئی۔ جسے آپ نے تقریباً 13 سال تک بہت خوش اسلوبی اور بہت ہی کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ انہوں نے جماعت کے نظام کو مضبوط کیا اور ان کے عہد میں جماعت اور اس کی ذیلی تنظیموں نے کئی ریکارڈ قائم کئے۔ اتنی بڑی عمر میں خدمت کا ایسا شاندار موقع ملنا جہاں خداوند کریم کی رحمت و فضل کا ایک زندہ نشان ہے وہاں وہ ہماری جماعت کے عمر رسیدہ اور ریٹائرڈ دوستوں کے لئے ایک نمونہ بھی ہے کہ اگر وہ کمر ہمت کس لیں بفضل خدا بڑے بڑے کارنامے اپنے مقام اور مرتبے کے مطابق سرانجام دے سکتے ہیں۔

گو ان سے میرے تعلقات ایک لمبے عرصے پر حاوی نہ تھے لیکن میں یہ لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ میں نے انہیں ہمیشہ غیر جانبدار اور بے نفس پایا اور اپنے دل میں ہمیشہ ان لوگوں کے لئے حیرت کے جذبات پائے جنہوں نے ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان پر ناحق الزامات لگانے کی جرأت کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جیسے اس جہان میں صاحبزادہ مرحوم نے اپنے دل، ذہن اور کردار کو ہر کدورت سے پاک رکھا، خداوند کریم ایسے ہی انہیں اگلے جگ میں بھی حوض کوثر کے پاک و صاف چشمے کے جام پلائے گا۔

۞ لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔
(حضرت مصلح موعود)

سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

عالمی ورثہ کے حامل

سندر بن کے جنگلات کی سیر

چھوٹی عمر میں جغرافیہ کی کتابوں میں مشرقی بنگال کے ایک عظیم جنگل سندر بن کے بارہ میں پڑھا کرتے تھے کہ وہ نہایت خوبصورت جنگل ہے۔ اور اسے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے سندر بن کہتے ہیں تو دل میں عجیب سا انبساط پیدا ہوتا تھا اور خواہش ہوتی تھی کہ کاش کبھی ہم بھی اس بہت خوبصورت جنگل کو دیکھ سکیں۔

ذہن میں بہت سے خوبصورت تصورات جنم لیتے تھے۔ کہ ایک گھنا جنگل ہوگا جس کے بیچ آبشاریں اور جھرنے بہتے ہوں گے۔ درمیان میں پگڈنڈیوں پر لوگ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں آتے جاتے ہوں گے۔ گاؤں جھونپڑیوں پر مشتمل، نہایت عمدہ، لوگ سادہ اور آزاد فضا میں سانس لیتے ہوں گے۔ ڈوبتی شام اور چڑھتی صبح بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہوگی۔ پرندوں کی چہچہاہٹ سے فضا سریلی ہو جاتی ہوگی۔ اور پھولوں کی مہک ہوا کو معطر رکھتی ہوگی۔ رات کو جگنوؤں کی روشنی سے جنگل جگمگا اٹھتا ہوگا۔ اور یہ ہوتا ہوگا اور وہ ہوتا ہوگا۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ 2002ء میں بنگلہ دیش جانے کا اتفاق ہوا اور اس بات سے کہ اب سندر بن دیکھنے کا موقع مل رہا ہے دل بلیوں اچھلنے لگا۔ چنانچہ ڈھاکہ پہنچنے پر دوستوں سے سندر بن کی سیر کا پروگرام بنا اور ایک روز ڈھاکہ سے دوپہر کو نکل کر ہم شام کھلنا پہنچے۔ رات کھلنا گزاری اور صبح کھلنا سے آگے مزید تقریباً دو گھنٹے میں ہم سندر بن کے کنارے پر تھے۔

وہاں جا کر احساس ہوا کہ یہ جنگل اپنی قسم کے منفرد جنگل ہیں۔ رومانٹک خیالات ہوا میں اڑ گئے اور ان کے عظیم۔ ہیبت ناک اور خطرناک ہونے کا احساس ہونے لگا۔

سندر بن کے جنگلات بنگلہ دیش کے جنوب مغرب میں سمندر کے ساتھ ساتھ تقریباً دو ہزار مربع میل کے علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ دراصل دریائے گنگا کے ڈیلٹا پر مشتمل ہے اور خلیج بنگال کی کھاڑیوں کے درمیان جزیرے ہیں جن پر گھنے جنگلات ہیں۔ مدوجزر کے موقع پر سمندر کا پانی اتنا اونچا ہو جاتا ہے کہ ان جزیروں پر پانی چڑھ آتا ہے اس لئے یہ عموماً کیچڑ کی شکل اختیار کئے رکھتی ہے۔ ان جنگلات میں خطرناک جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جن میں رائل بنگالی ٹائیگر سب سے مشہور ہے۔ یہ شیر آدم خور ہیں اور کسی وقت بھی کسی کی گردن دبوچ سکتے ہیں۔ انہی مسائل کی وجہ سے یہاں آبادی بالکل نہیں۔ بلکہ اکثر لوگ تو جنگل میں گھستے تک نہیں۔ بعض باہمت تھوڑا سا اندر جا کر لکڑی وغیرہ کاٹ لاتے ہیں یا کشتیوں میں ان کھاڑیوں میں مچھلی وغیرہ پکڑتے ہیں۔ مگر وہ بھی ہر وقت آدم خور شیروں کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔ میرے وہاں ہوتے ہوئے اس علاقہ سے دو آدمیوں کو شیر شکار کر گئے تھے۔

یہاں کی مٹی چونکہ سمندر کے نمکین پانی کے چڑھنے سے ہر وقت کیچڑ کی طرح رہتی ہے اس لئے یہاں اگنے والے درخت بھی خاص قسم کے ہیں۔ مٹی میں ہوا کے باقاعدہ نہ گزرنے کی وجہ سے یہاں صرف وہی پودے اگ سکتے ہیں جن کے سانس لینے والی جڑیں (Breathing roots) ہوں۔ یہ جڑیں ہوا کے حصول کے لئے زمین سے باہر نکل آتی ہیں اور بعض تو دو دو فٹ تک ہزاروں کی تعداد میں درختوں کے ارد گرد باہر نکلی نظر آتی ہیں۔ اس لئے پیدل چلنا دشوار ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہر جگہ ہزاروں کی تعداد میں میخیں ٹھونک دی گئی ہیں اور چلنے والے کو اس سے پاؤں بچا بچا کر چلنا پڑتا ہے۔ اور درخت اتنے گھنے ہیں کہ سیدھا چلنا بھی مشکل ہے۔

یہ جنگلات World Heritage Site قرار دیئے گئے ہیں اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری ساری دنیا پر ہے۔ بنگلہ دیش حکومت انہیں محفوظ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ اور دراصل یہاں شیر وغیرہ کی موجودگی ہی سے یہ جنگل اب تک محفوظ ہیں۔ بعض لوگ کشتیوں میں جا کر چوری چھپے تھوڑی سی لکڑی کاٹ لاتے ہیں تو وہ لکڑی کشتی کے نیچے اس طرح باندھ لیتے ہیں کہ وہ پانی میں ڈوبی رہتی ہے۔ اس طرح بظاہر کشتی خالی نظر آتی ہے۔ اور پھر کسی وقت موقع دیکھ کر وہ اس لکڑی کو نکال لیتے ہیں۔ مگر عموماً بڑے پیمانہ پر اس کو نقصان نہیں پہنچایا جا رہا۔

شیر کے علاوہ یہاں بھیڑیا، لومڑی، ایک دھبے دار جسم کا نہایت خوبصورت ہرن (جو ہم نے حالت اسیری میں دیکھا) مختلف قسم کے پرندے اور مگرمچھ پائے جاتے ہیں۔ شام کو جگنوؤں کے دیکھنے سے منظر بھلا لگتا ہے۔ مگر یہ بھلا منظر اسی وقت تک بھلا ہے جب تک آدمی جنگل کے گرد کھاڑیوں میں کشتی میں بیٹھا دور سے نظارہ کر رہا ہو۔ خشکی پر اترتے ہی اس جنگل کی ہیبت اپنا اثر دکھانے لگتی ہے۔

اس جنگل کو سندر بن بھی اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نہیں کہتے بلکہ یہاں ایک خاص قسم کا درخت سندری پایا جاتا ہے۔ جس سے فرنیچر بہت عمدہ بنتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سندر بن ہے۔

بہر حال بچپن کے خیالات کے مطابق یہ جنگل رومانٹک تو ہرگز نہیں۔ ہیبت ناک ضرور ہے جو اپنا گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

رپورٹ: مظفر احمد درانی صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ

Visiga (تنزانیہ) میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح اور جلسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تنزانیہ میں لوگوں کے بکثرت قبول احمدیت کے پیش نظر تنزانیہ جماعت کو یکصد نئی بیوت الذکر کی تعمیر کا ٹارگٹ مرحمت فرمایا۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک بھر میں منصوبہ بندی کر کے تعمیر بیوت الذکر کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلہ میں چوالیسویں (44ویں) بیت الذکر کی تعمیر کی تکمیل ویسیگا (Visiga) جماعت میں ہوئی۔ یہ جماعت گزشتہ سال قائم ہوئی تھی جو دارالسلام سے موروگورو (Morogoro) جانے والی شاہراہ پر دارالسلام سے 58 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ جماعت صوبہ کوسٹ کے ضلع Kibwaya میں واقع ہے۔ اس پورے علاقہ میں صرف ایک جماعت تھی یعنی Msangani۔ گزشتہ دو سال کے عرصہ میں اب اس علاقہ میں دس جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ الحمد للّٰہ علی ذلک

تین جماعتوں Mlandiza` Visiga اور Vigawaza کو سنٹرز بنا کر وہاں معلمین کو تعینات کر دیا گیا۔ اول الذکر جماعت میں پلاٹ خرید کر بیت الذکر اور معلم ہاؤس تعمیر کر دیا گیا جبکہ دوسری دو جماعتوں میں مکانات خرید کر معلمین کی رہائش اور نمازوں کا انتظام کر دیا گیا۔ باقی جماعتوں کی دیکھ بھال معلمین دورہ جات کے ذریعہ کرتے تھے۔

ویسیگا میں جماعت کے قیام پر معلم قاسم مگالو صاحب کو ایک کرائے کا مکان مہیا کیا گیا جس میں انہوں نے نمازوں کا بھی آغاز کیا۔ مقامی احباب کی دلچسپی اور استقامت کے باعث وہاں پر پلاٹ خریدا گیا اور معلم صاحب کی زیر نگرانی تعمیر کا کام شروع کروا دیا گیا۔

ہمارا یہاں طریق ہے کہ بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب کے وقت دعوت الی اللہ اور تربیتی مقاصد حاصل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے افتتاح کے ساتھ دو روزہ جلسے کا پروگرام بنایا گیا۔

افتتاح اور جلسہ

بیت الذکر کے افتتاح کے لئے 19/اکتوبر 2002ء کا دن مقرر ہوا۔ نماز ظہر و عصر خاکسار نے پڑھائیں جس سے باقاعدہ افتتاح ہوا۔ نماز کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

تین بجے سہ پہر تلاوت و نظم کے بعد مکرم عثمان اونگیلے صاحب نے یہاں پر جماعت کے قیام اور پلاٹ کی خرید کی تاریخ بیان کی۔ آپ نے مکرم میجر عبدالرحمن صاحب کے ہمراہ بطور داعی الی اللہ اس علاقہ میں کئی دورے کر کے جماعتیں قائم کی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے بیت الذکر کے آداب کے حوالے سے خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم معلم عبداللہ امبانگا صاحب نے "حضرت مسیح موعود کی آمد" اور مکرم معلم علی راشدی صاحب نے "دین کی امتیازی شان" کے موضوعات پر خطاب کیا۔ پھر مغرب تک مجلس سوال و جواب ہوتی رہی۔ جس میں علاقہ سے آئے ہوئے مہمان دوست تحریری اور زبانی سوالات پوچھتے رہے۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔

صبح دس بجے دوبارہ اجلاس شروع ہوا۔ "دین میں برکات نبوت" پر مکرم معلم عبداللہ امبانگا نے بھرپور خطاب فرمایا جس کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ سلسلہ دو بجے تک چلتا رہا۔ اختتامی خطاب میں خاکسار نے ایک سوال کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود کے معجزات بیان کئے اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

دارالسلام جماعت سے پچاس احباب دو گاڑیوں کے ذریعہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ دیگر قریبی جماعتوں سے بھی نمائندگان شامل ہوئے۔ اس طرح جلسہ کی کل حاضری 210 تھی۔

احباب جماعت تعمیر بیت کے اس تسلسل اور خوبصورت بیت کی تعمیر پر خوش اور خدا کے حضور شکر گزار تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لئے دعا گو تھے کہ انہی کی ہدایت و رہنمائی میں یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اپنے مخلص عبادت گزاروں سے آباد رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 دسمبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 4

شریعت کی پابندی

ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی کی بہت سستی ہے۔ بعض عورتیں زکوۃ دینے کے لائق اور بہت سا زیوران کے پاس ہے۔ وہ زکوۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی رکھتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے یا کوئی حقہ نوش نہ کھاوے بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہاء نہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 66)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عبدالمجیب خان صاحب ایڈووکیٹ ملتان و مکرمہ فریدہ سلام صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 جنوری 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نداء المجیب" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالرزاق خان (ر) اسسٹنٹ انجینئر ٹیلی کام ناصر آباد جنوبی ربوہ ابن حضرت چوہدری عبدالحیٔ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم عبدالسلام اعوان صاحب مرحوم ابن حضرت غلام حیدر اعوان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حمید اللہ کاہلوں صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب مرحوم مورخہ 22 جنوری 2003ء بروز بدھ بعمر 86 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم ظفر اللہ کاہلوں صاحب دفتر امانت تحریک جدید اور ناصر احمد صاحب کاہلوں آف جرمنی کی والدہ تھیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

NUST نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے انجینئرنگ، میڈیسن، مینجمنٹ سائنسز اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 مارچ تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 21 جنوری 2003ء۔

بنگلہ دیش کی حکومت نے بنگلہ دیش میں مختلف سرکاری میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں تعلیمی سال 2002-03 کیلئے پاکستانی طلباء کو سیلف فنانس کی بنیاد پر M.B.B.S کورسوں کیلئے 6 نشستیں اور BOS کورس کیلئے 1 نشست کی پیشکش کی ہے۔ داخلہ فارم 31 جنوری تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے دیکھئے جنگ 20 جنوری یا مندرجہ ذیل ویب سائٹ Visit کریں۔

www.fbise.edu.pk

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالمجید طاہر صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب)

مکرم عبدالمجید طاہر صاحب ساکن 11/2 دارالصدر شمالی ربوہ (حال مقیم جرمنی) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب (ریٹائرڈ زراعت ماسٹر) بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی درج ذیل جائیداد بطور ترکہ ہے۔ یہ ترکہ ان کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

(1) در امانت ذاتی نمبر 12-17/123-18 امانت تحریک جدید مبلغ -/28,105 روپے (2) در امانت ذاتی نمبر 188-71/102 امانت صدر انجمن احمدیہ مبلغ 6307/26 روپے (3) رہائشی پلاٹ بمع تعمیر شدہ مکانات نمبر 11/2 دارالصدر شمالی ربوہ (کل رقبہ 4 کنال) میں سے ان کا حصہ ایک کنال دس مرلہ ہے۔ رقم بمطابق حصص شرعی اور پلاٹ بمع تعمیر شدہ مکانات حسب نقشہ منسلکہ باہمی تقسیم کے مطابق ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم عبدالرشید صاحب (پسر)
(2) مکرم عبدالحمید صاحب (پسر)
(3) مکرم عبدالمجید صاحب (پسر)
(4) محترمہ امۃ الحمید صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان گمشدہ و بازیافتہ

ایک خاتون کا پرس رکشہ سے اترتے ہوئے بازار میں گر گیا جس میں نقدی اور دو شناختی کارڈ بھی تھے۔

ایک عدد گھڑی مردانہ (پرانی) کسی دوست نے دفتر ہذا میں جمع کروائی ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم منیر احمد صاحب کارکن شعبہ اشتہارات روزنامہ الفضل ربوہ کو مورخہ 21 جنوری 2003ء کو ہارون آباد سے ربوہ آتے ہوئے حادثہ پیش آیا ہے جس کے نتیجہ میں انہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو کچھ چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے (آمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 24 جنوری 2003ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز پروگرام
1-35 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	ہنر
3-30 a.m	ترجمۃ القرآن
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m	یسرنا القرآن
6-30 a.m	مجلس عرفان
7-30 a.m	کھیلیں
8-00 a.m	گفتگو
9-05 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
9-50 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سرائیکی سروس
1-15 p.m	سرائیکی درس حدیث
1-35 p.m	مجلس عرفان
2-20 p.m	نمائش
2-55 p.m	درس حدیث
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ براہ راست
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
8-15 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

ہفتہ 25 جنوری 2003ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	یسرنا القرآن
1-30 a.m	مجلس عرفان
2-30 a.m	خطبہ جمعہ
3-00 a.m	نمائش
3-30 a.m	درس حدیث
3-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
5-50 a.m	یسرنا القرآن
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	گفتگو
9-05 a.m	اردو کلاس
9-55 a.m	جرمن ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرانسیسی سروس
1-45 p.m	درس القرآن
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	گفتگو
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-00p.m	جرمن سروس
1/1-00 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 26 جنوری 2003ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن
1-35 a.m	مجلس سوال و جواب
2-35 a.m	چلڈرنز کلاس
3-35 a.m	ملاقات
4-35 a.m	گفتگو
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	گفتگو
8-20 a.m	خطبہ جمعہ
9-20 a.m	کوئز
10-00 a.m	لجنہ ملاقات
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سپینش سروس
1-50 p.m	مشاعرہ
2-35 p.m	کوئز
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	گفتگو
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	لجنہ ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	24 جنوری	زوال آفتاب :	12-21
جمعہ	24 جنوری	غروب آفتاب :	5-37
ہفتہ	25 جنوری	طلوع فجر :	5-39
ہفتہ	25 جنوری	طلوع آفتاب :	7-04

عراق کے بعد ہماری باری نہیں آئے گی

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں خارجہ پالیسی ٹھیک چل رہی ہے تاہم اگر ملکی مفاد میں ہوا تو بدلنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ عراق کے بعد پاکستان کی باری نہیں آئے گی' یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ پاکستان کی کسی سے دشمنی نہیں ہے کہ وہ ہمارے خلاف کارروائی کرے۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے' اچھا حکمران وہ ہے جو عوامی بھلائی کیلئے کرسی چھوڑ دے' میڈیا ملکی وقار کا خیال رکھے انہوں نے کہا بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے۔ سمگلنگ برداشت نہیں کی جائے گی۔ وہ کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے خشک سالی کے متاثرین کے لئے 2۔ارب روپے کے پیکج کا بھی اعلان کیا۔

گیس کی مین پائپ لائن دھماکے سے پھٹ گئی

بلوچستان کی سرحد سے ملحقہ پنجاب کے علاقے میں گوٹھ مزاری کے قریب نامعلوم افراد کی جانب سے پنجاب اور سرحد کو گیس سپلائی کرنے والی لائنوں کو تباہ کرنے کے بعد سوئی گیس پلانٹ سے گیس کی سپلائی کم کر دی گئی ہے لیکن کنوؤں سے گیس پلانٹ کو گیس فراہم کرنے والی پائپ لائنوں کا پریشر کم نہیں کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں سات کنوؤں سے گیس پلانٹ کو ملانے والی مین پائپ لائن سوئی سے ایک میل دور دھماکے سے پھٹ گئی۔ علاقے سے دور ہونے کے باعث کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ متعلقہ حکام نے کنوؤں سے گیس سپلائی بند کرنے کے ساتھ پائپ لائنوں کی ہنگامی بنیادوں پر مرمت کا کام شروع کر دیا ہے۔

پنشنر خواتین وحضرات کیلئے بینیفٹ اکاؤنٹ

سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز کی طرف سے جاری ہونے والی تفصیلات کے مطابق پنشنرز کو قومی بچت میں محفوظ سرمایہ پر 11.04 فیصد سالانہ کے حساب سے منافع دیا جائے گا۔ پنشنرز کی فلاح وبہبود اور آرام کیلئے جاری کی جانے والی سکیم کی مدت دس سال مقرر کی گئی ہے۔ سرمایہ کاری کی کم سے کم حد دس ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپے ہے۔ ایک لاکھ روپے جمع کرانے پر ماہانہ منافع 920 روپے ہے۔ سکیم مکمل ہونے سے قبل بھی رقم نکلوائی جاسکتی ہے۔ تاہم ایک سال' دو سال' تین سال یا چار سال قبل رقم نکلوانے پر جمع شدہ رقم کے 2 فیصد' 1.5 فیصد' ایک فیصد یا 0.5 فیصد کی شرح سے بالترتیب سروس چارجز ادا کرنا ہونگے۔ پاکستان میں قومی بچت کے تمام مراکز میں اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت موجود ہے۔ وفاقی وصوبائی سرکاری اداروں' مسلح افواج' نیم سرکاری اداروں اور خودمختار اداروں کے ریٹائرڈ افراد یا وفات کی صورت میں پنشنر کے اہل فیملی ممبر اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ اس سکیم کے تحت سرمایہ کاری زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔

4 پاکستانی سفارتکاروں کو بھارت سے نکل جانے کا حکم

بھارت نے پاکستان کے دو سفارتکاروں اور دو اہلکاروں کو 48 گھنٹے کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ بات بھارتی وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسر نے بتائی۔ وزارت خارجہ کے افسر نے الزام لگایا ہے کہ چار پاکستانیوں کو ملک چھوڑنے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کیونکہ وہ سفارتی آداب کے منافی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے بھارت کی طرف سے اس اقدام پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان بھارت میں مقیم پاکستانی سفارتکاروں کے اخراج کے جواب میں بھارتی سفارتکاروں کو ملک سے نکالنے یا نہ نکالنے کا فیصلہ جلد کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے ایک عرصہ سے نئی دہلی میں پاکستانی سفارتکاروں کو ہراساں کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس پر ہمارے شدید احتجاج پر بھارت نے پاکستانی سفارتکاروں کو نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

پاکستان کے سٹریٹجک منصوبوں کا جائزہ

نیشنل کمان اتھارٹی کی ترقیاتی کمیٹی کا ایک اجلاس صدر جنرل مشرف کی صدارت میں ہوا۔ جس میں پاکستان کے سٹریٹجک منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی نے ان ترقیاتی منصوبوں پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا۔ کمیٹی نے پاکستان کی حساس تنصیبات کے تحفظ اور سلامتی کے لئے طریقہ کار کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور حساس تنصیبات اور وہاں موجود سازوسامان کے تحفظ کیلئے انتظامات کو مزید موثر بنانے کیلئے کئی اقدامات کی منظوری بھی دی۔ کمیٹی نے پاکستان کے سٹریٹجک پروگراموں سے وابستہ سائنسدانوں اور دوسرے افراد کے ذاتی تحفظ کیلئے حفاظتی اقدامات کو مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا۔

میکسیکو میں زلزلہ 36 ہلاک

میکسیکو کے مغربی اور وسطی علاقوں میں آنے والے زلزلے سے کم از کم 36 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ 110 سے زائد مکانات منہدم ہو گئے۔ زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر 7.8 تھی۔ یہ زلزلہ گزشتہ 10 سالوں میں میکسیکو میں آنے والے زلزلوں میں سب سے شدید تھا۔

بھارت کیلئے تین ارب ڈالر کا روسی اسلحہ' خطہ میں کشیدگی کا امکان

پاکستان نے روس کی طرف سے بھارت کو بڑے پیمانے پر روایتی اور فوجی سازوسامان کی فراہمی کے معاہدے کو خطے میں طاقت کے توازن کو عدم مستحکم کرنے کا عمل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ پاکستان بھارت کے ساتھ اسلحہ کی دوڑ نہیں چاہتا لیکن ملکی سلامتی اور آزادی کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

تعمیر پنجاب پروگرام کا اعلان

وزیراعلیٰ پنجاب نے صحت' تعلیم' بجلی کی فراہمی' سڑکوں کی تعمیر' پینے کے پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے تعمیر پنجاب پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ تمام ترقیاتی منصوبے زیادہ سے زیادہ دو سال کے عرصے میں مکمل ہونگے۔ وہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ترقیاتی منصوبوں کے فنڈز مرحلہ وار مختص ہونگے۔ ارکان اسمبلی ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی کریں گے۔ فنڈز کے ضیاع کو روکنے کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے اجلاس میں بڑے شہروں کیلئے ڈویلپمنٹ پلان بنانے کی بھی ہدایت کی۔

243 امیدوار میدان میں

سینٹ کے الیکشن کیلئے ملک بھر سے 243 امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

4۔ عمومی صحت اچھی ہو۔

درخواستیں دفتر پرنسپل میں وصول کرنے کی آخری تاریخ 24 مارچ ہے ٹیسٹ اور انٹرویو مورخہ 2۔اپریل صبح 8-00 بجے بیرکس لجنہ میں ہوگا۔ اس کی الگ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29